105896

Rs. 3/-

روزہ
ہفت
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۱۶ شمارہ ۵۲ ۲۹ دسمبر ۲۰۰۰ء تا ۴ جنوری ۲۰۰۱ء ، ۲ تا ۸ شوال ۱۴۲۱ھ

مسلمانوں کو ووٹ کے حق سے محروم کردینے کا مطالبہ

باجپئی ٹھاکرے کو لگام لگائیں

دستورِ ہند نے مسلمانوں کو ووٹ کا حق کسی خیرات میں نہیں دیا ہے اس نے انہیں ہندستان کا اول درجہ کا شہری قرار دیکر یہ حق اسی طرح دیا ہے جس طرح بال ٹھاکرے اس حق کا استعمال کر رہے ہیں اور دنیا کی کوئی بھی طاقت انہیں اللہ کے اس حق سے محروم نہیں کر سکتی

مسلمانوں کو ووٹ کے حق سے محروم کردینے کا بال ٹھاکرے کا مطالبہ انتہائی اشتعال انگیز اور آئین وجمہوریت کے خلاف ہے

امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی طرف سے سخت مذمت

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے شیو سینا چیف بال ٹھاکرے کے اس بیان کی سخت مذمت کی ہے، جس میں انھوں نے اقلیتوں، خصوصاً مسلمانوں کو حق رائے دہی سے محروم کردینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انھوں نے ٹھاکرے کے بیان کو اشتعال انگیز قرار دیتے ہوئے اسے آئین، جمہوریت کے صریح خلاف بتایا۔ مولانا مدنی نے کہا کہ حق رائے دہندگی، ملک کے تمام شہریوں بشمول اقلیتوں کے برابر کا ایسا بنیادی آئینی حق ہے، جسے کوئی نہیں چھین سکتا۔ انھوں نے حیرت کا اظہار کیا ہے کہ قانون، جمہوریت اور ہزاروں انسانوں کا قاتل، اقلیتوں کو ووٹنگ کے حق سے محروم کردینے کا مطالبہ ایک ایسا آدمی کر رہا ہے، جسے بمبئی ہائی کورٹ نے اشتعال انگیز بیانات کی وجہ سے سزا کے طور پر رائے دہی کے حق سے ایک مدت کے لیے محروم کردینے کا فیصلہ کیا ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ ایسا اس لیے ہو رہا ہے کہ سیکولر پارٹیوں کی کمزوری اور جمہوریت، سیکولرازم کے حوالے سے فرقہ پرستی کے خلاف، یکساں نظریہ ہونے کے باوجود متحدہ محاذ بنانے میں ناکام ہیں۔ نتیجے میں، شیو سینا جیسی دہشت گرد، جمہوریت و سیکولرازم کے خلاف، کھلے عام تاناشاہی کی حامی پارٹی، آج مرکزی حکومت میں شریک اقتدار ہے۔ آئین و قانون کا تقاضا تو یہ ہے کہ اقلیتوں کو ملے ایک آئینی بنیادی حق سے محروم کردینے کے مطالبہ پر شیو سینا کی ایک سیاسی پارٹی کی حیثیت سے منظوری ختم کردی جائے، انھوں نے مطالبہ کیا ہے کہ اخبار "سامنا" میں دیے انٹرویو، کو بنیاد بنا کر ٹھاکرے کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ کسی دیگر پارٹی یا باہر کے اخبار میں انٹرویو شائع ہوتا تو کہا جا سکتا تھا جیسا کہ عام طور پر کہہ دیا جاتا ہے کہ بیان توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ لیکن "سامنا" میں شائع کردہ انٹرویو کے بارے میں یہ جانی پہچانی تاویل نہیں کی جا سکتی ہے۔

مولانا مدنی نے کہا کہ اطلاع ہے کہ مہاراشٹر حکومت، ٹھاکرے کے حالیہ اشتعال انگیز، آئین مخالف بیان کے خلاف قانونی کارروائی پر غور کر رہی ہے، انھوں نے کہا کہ خلوص اور قوت فیصلہ سے ٹھاکرے جیسے امن دشمن آدمی کے خلاف موثر قانونی کارروائی کے لیے قانون میں بہت کچھ دستیاب ہے۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ جو پارٹی، سیکولر آئین کا لحاظ نہیں کرتی ہے اس کے لیے اس کے تحت انتخابات میں حصہ لینے کا کیا جواز ہے؟

مولانا مدنی نے کہا کہ ہمیں مرکزی حکومت سے قطعی امید نہیں ہے کہ وہ بال ٹھاکرے جیسے سماج دشمن، قاتل امن، قانون کے خلاف کوئی موثر کارروائی کرے گی، وہ تو آر ایس ایس اور شیو سینا جیسے ناگوں کو دودھ پلا کر مزید تقویت پہنچا رہی ہے کے حق میں ہے۔ البتہ مہاراشٹر کی کانگریس اور نیشنل کانگریس کی مشترکہ حکومت اگر جرأت اور قوت فیصلہ کا مظاہرہ کرے تو ٹھاکرے جیسے سماجی ناگ کے پھن کو کچل سکتی ہے۔ اور اسے اس کے اصل کرتوت کے مطابق اصل انجام تک پہنچا سکتی ہے۔

انھوں نے تمام سیکولر پارٹیوں، امن پسند، جمہوریت نواز تنظیموں، آئین و قانون کے اداروں سے اپیل کی کہ وہ ملک اور سماج دشمن ٹھاکرے جیسے سیکولرازم، جمہوریت اور سماجی اقدار کے ساتھ بے ہودہ مذاق کرنے والوں کے خلاف موثر اقدامات کے لیے سرگرم عمل ہوں۔ گرچہ جارحانہ عناصر کے خلاف بروقت کارروائی نہ کی گئی تو ملک کو ناقابل تلافی نقصانات سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔

اپنے دورِ اقتدار میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی مسلم بادشاہ نے کسی ہندو کے کسی بنیادی حق پر کوئی قدغن لگائی ہو۔ انصاف ہر ایک کیلئے برابر تھا مسلم دور حکومت میں مظلوم ہندو کی بھی اسی طرح داد رسی کی جاتی تھی جس طرح مظلوم مسلمان کی۔

ہندوستان میں مسلمان کوئی اجنبی یا مسافر نہیں بلکہ اس ملک کے اسی طرح معزز شہری اور باشندے ہیں جس طرح اس ملک میں بسنے والے دوسرے لوگ ہو سکتے ہیں۔ اسلام جب سے ہندوستان میں آیا ہے اس نے یہاں کے سماج کو جو کچھ دیا وہ بلاشبہ ایک قیمتی تحفہ ہی کہا جائے گا۔ یہاں مسلمان حاکم بھی رہے اور محکوم بھی لیکن انھوں نے کبھی بھی اسلامی قدروں سے انحراف نہیں کیا اور اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنے برادران وطن کے ساتھ پیش آئے۔ ہندوستان میں اسلام کی اشاعت کسی اقتدار کے بل بوتے پر نہیں ہوئی بلکہ اس کی اشاعت ان بزرگان دین کی خاموش انسانی خدمت کے نتیجہ میں عمل میں آئی جو اس سرزمین پر امن، انسانیت اور مساوات کا پیغام لے کر آئے تھے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے تھے۔ ہندوستان میں ایک ہزار سال تک مسلمان اقتدار میں رہے لیکن کیا تاریخ کے اوراق سے کوئی ایک واقعہ ایسا نکال کر دکھایا جا سکتا ہے کہ کسی بادشاہ نے کسی غیر مسلم کو زور زبردستی سے اسلام قبول کرنے پر مجبور کیا ہو۔ آج اس ملک کے بعض اور دیدہ دہن اور جدید جماعت نام نہاد موٴرخ اور رنگ زیب پر ہندوؤں کو زبردستی مسلمان بنانے کا الزام لگاتے ہیں جو سراسر خلاف واقعہ ہے اور واقعات و دلائل کی روشنی میں جسے خود اکثر ہندو موٴرخین نے ہی غلط ثابت کر دیا ہے۔

ہندوستان میں مسلمانوں نے خواہ وہ حاکم رہے ہوں یا محکوم اپنے برادران وطن کے ساتھ ہمیشہ اپنی اسلامی تعلیمات کے مطابق ہی معاملات کیے ہیں۔ جہالت، بدعقیدگی اور اندھیرے جنگلوں میں بھٹکنے والی کسی قوم کا استحصال کوئی مشکل کام نہیں ہوتا مگر مسلمانوں نے کبھی بھی اپنے برادران وطن کے سیاسی یا سماجی استحصال کی کوشش نہیں کی اس لیے کہ یہ سب کچھ ان کی مذہبی تعلیمات کے خلاف تھا۔

محمد سالم جامعی

ہر ایک کو اپنی بات کہنے اور بادشاہ تک اپنی بات پہنچانے کا حق حاصل تھا۔ سلطان محمود غزنوی نے ایک ہندو بیوہ کی فریاد پر خود اپنی فوج کے ایک بڑے افسر کا خود اپنے ہی ہاتھ سے سر قلم کر دیا تھا جسے مسلم دور حکومت کے انصاف کا شاہکار قرار دیا جا سکتا ہے۔ پھر جب ملک غلام ہو گیا اور اس پر انگریزی سامراج نے قبضہ جمایا تو اس ملک کی آزادی کے لیے سب سے پہلی آواز بھی مسلمانوں کی ہی طرف سے اٹھائی گئی۔ ۱۷۹۹ء میں جب سلطان ٹیپو شہید کردیے گئے اور انگریزی سامراج نے اعلان کردیا کہ آج ہندوستان ہمارا ہے، تو اس کے خلاف سب سے پہلے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے ہی فتوائے جہاد جاری کیا تھا جس پر آزادی کی تحریک کی بنیادیں استوار ہوئیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جس وقت ہندوستان کے مسلمان ملک کو انگریزوں کے پنجۂ استبداد سے نجات دلانے کے لیے شاملی اور تھانہ بھون کے میدانوں میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے تھے اس وقت ہمارے برادران وطن کے آباء و اجداد جو آج مسلمانوں کو دوسرے درجہ کا شہری بنانا چاہتے ہیں ملک میں سفید چمڑی والے انگریزوں کا استقبال کر رہے تھے۔ ملک کی آزادی میں برادران وطن کو شامل ہونے کی ترغیب و تحریک کس نے دی؟ اس سوال کا جواب تاریخ جاننے والوں کو بہت اچھی طرح معلوم ہے۔ کانگریس نے ایک نوزائیدہ جماعت کے روپ میں جنم لیا تھا اسے یہ انقلابی کردار کس نے عطا کیا۔ گجرات کے ایک غیر معروف کرم چند گاندھی کو مہاتما گاندھی کس نے بنایا اور ملک میں ہندو مسلم اتحاد کی شمع کس نے جلائی۔ جنگ آزادی کے ظالمان سب سے سوالوں کا

(باقی صفحہ ۳ پر)

تحریک مزاحمت

آزادیٔ فلسطین کا واحد راستہ

عرب قومی کانفرنس اور اسلامی کانفرنس کا مشترکہ اعلان

[illegible]

نواز شریف

جلاوطن کئے جانے والے پہلے پاکستانی وزیراعظم

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تحریک ملامت کی ناکامی

آخر کار این ڈی اے حکومت میں شامل نام نہاد سیکولر پارٹیوں کی کرسی کی چاہت اور اقتدار کی چمک دمک پر فریفتگی کی وجہ سے کانگریس کی طرف سے پارلیمنٹ میں پیش کردہ ایڈوانی، جوشی اور اوما بھارتی کی مرکزی وزارت سے برخاستگی سے متعلق تحریک ملامت ناکام ہو گئی۔

مسٹر لال کرشن ایڈوانی، مرلی منوہر جوشی اور مس اوما بھارتی مرکزی وزارت میں شامل ہیں۔ ان پر بابری مسجد کی شہادت میں شمولیت اور انہدام کے لئے کار سیوکوں کو بھڑکانے کا الزام سی بی آئی کی خصوصی عدالت نے صحیح مان لیا ہے جس کی بنیاد پر اس نے سی بی آئی کو ان تینوں سمیت اڑتالیس دیگر افراد کے خلاف فرد جرم تیار کرنے اور اسے عدالت میں پیش کرنے کی ہدایت دی تھی جسے عدالت میں داخل کر دیا گیا ہے مگر چونکہ سی بی آئی کی ایجنسی خود مرکزی وزارت داخلہ کے ماتحت آتی ہے جس کا چارج اس وقت خود ایک ملزم مسٹر ایڈوانی کے پاس ہے اس لیے اس پر ابھی کوئی مزید کارروائی نہیں ہو سکی ہے۔ اپوزیشن پارٹیوں بالخصوص کانگریس کا مطالبہ تھا کہ ان تینوں وزیروں کو عدالت میں ان کے خلاف فرد جرم داخل ہو جانے کی وجہ سے مرکزی وزارت سے مستعفی ہو جانا چاہیے اور اگر وہ خود استعفیٰ نہ دیں تو وزیر اعظم کو اپنے خصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے انھیں اپنی وزارت سے نکال دینا چاہیے۔ ساتھ ہی اس پر پارلیمنٹ میں بحث بھی ہونی چاہیے۔ یہ مطالبہ جاری ہی تھا کہ خود وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری باجپئی نے یہ بیان داغ دیا کہ "اجودھیا میں مندر کی تعمیر کی تحریک قومی آرزووں کا اظہار تھی جس کی تکمیل ابھی باقی ہے۔ پورا ملک چاہتا ہے کہ اجودھیا میں مندر تعمیر کیا جائے۔ مندر کی تعمیر کے دو ہی طریقے ہیں۔ یا تو سپریم کورٹ اس کی اجازت دے دے اور اجودھیا میں ہی کسی دوسرے مقام پر مسجد بن جائے اور یا پھر دونوں فرقے کے لوگ یہ کام اتفاق رائے سے کر لیں۔"

وزیر اعظم کے اس بیان نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ اپوزیشن اپنے مطالبہ پر اصرار کرتا رہا اور حکومت ٹال مٹول کا رویہ اختیار کرتی رہی جس کے نتیجے میں ایک ہفتہ سے زائد مدت تک پارلیمنٹ نہیں چل سکی جس کے بعد اپوزیشن کی تحریک ملامت اصول ۱۸۴ کے تحت بحث کے لئے داخل کر لی گئی۔ اس پر بحث ہوئی اور ووٹنگ کے بعد یہ تحریک مسترد ہو گئی۔

تحریک ملامت منظور ہو یا مسترد ہمیں اس سے کوئی بحث نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس تحریک ملامت نے این ڈی اے میں شامل ان تمام نام نہاد سیکولر پارٹیوں کے چہروں سے نقاب الٹ دی ہے جو چیخ چیخ کر سیکولرزم کی دہائی دیا کرتی ہیں اور اس کے ذریعے اپنی اپنی ریاستوں میں اقلیتوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کیا کرتی ہیں کہ وہ ان کی خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔

یہ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ تحریک ملامت کے خلاف ایڈوانی، جوشی اور اوما بھارتی جیسے ہندوتو وادیوں کی حمایت میں ووٹ دے کر ان نام نہاد سیکولر پارٹیوں کے چہروں سے سیکولرزم کا نقاب اتر جانے کے باوجود بعض پارٹیاں اپنی اپنی ریاستوں میں ایک بار پھر مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کو بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ خاص طور پر مس ممتا بنرجی اور ان کی پارٹی ترنمول کانگریس کا رویہ ہمارے لیے قطعی ناقابل فہم ہے۔ مسٹر باجپئی کے بیان کے بعد انھوں نے اعلان کیا کہ وہ باجپئی جی سے وضاحت طلب کریں گی۔ این ڈی اے کی میٹنگ میں اس سوال پر کوئی بحث نہیں ہوئی لیکن ممتا جی نے اپنے دل کو سمجھانے کے لیے میٹنگ کے بعد جاری ہونے والے اس بیان کو کافی سمجھ لیا کہ این ڈی اے سپریم کورٹ کے فیصلہ کا پابند ہوگا۔ حد تو یہ ہے کہ مس ممتا بنرجی کو تحریک ملامت کے اختتام پر وزیر اعظم کے اس بیان پر کوئی حیرت نہیں ہوئی جس میں انھوں نے بعینہٖ وہی کہا ہے جو وہ اس سے پہلے ۶-۷ دسمبر کو دو بار کہہ چکے تھے۔ اس سب کے باوجود بھی انھوں نے تحریک ملامت کے خلاف ووٹ دے دیا۔ اس پر مسلمان جو انھیں بہر حال دوسروں سے زیادہ قابل اعتماد سمجھتے ہیں۔

جواہر القرآن

سورہ توبہ : ۹
ترجمہ آیات : ـ
حضرت شیخ الہندؒ

○ اور بعضے تمہارے گرد کے گنوار منافق ہیں اور بعضے لوگ مدینہ والے اڑ رہے ہیں نفاق پر تو ان کو نہیں جانتا ہم کو وہ معلوم ہیں (ف) ان کو ہم عذاب دیں گے دو بار پھر وہ لوٹائے جائیں گے بڑے عذاب کی طرف (ف)

○ اور بعضے لوگ ہیں کہ اقرار کیا انھوں نے اپنے گناہوں کا ملایا انھوں نے ایک نیک کام اور دوسرا بد قریب ہے کہ اللہ معاف کرے ان کو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے (ف)

فوائد: ——— علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(ف) پہلے سے دیہاتی عربوں کا ذکر چلا آ رہا تھا ... [illegible]

انوار احادیث

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر مجھے شب قدر مل جائے تو اللہ سے کیا عرض کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا کرو۔ اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی (اے میرے اللہ تو بہت معاف کرنے والا ہے اور کرم فرماتا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس تو میری خطائیں معاف فرما دے)

حیرت و افسوس کے ساتھ کہا جا سکتا ہے ... نام نہاد سیکولر پارٹیوں ... [illegible] ... ممکن ہو سکتی ہے۔

بہر حال مسٹر باجپئی کے بیان اور اس پر ان نام نہاد سیکولر پارٹیوں کا ... [illegible] ... ہیں۔

دہلی کو آلودگی سے پاک کرنے کے نام پر

۳۰ لاکھ لوگوں کو روزگار سے محروم کر دینے کی سازش

[illegible]

ماسٹر پلان میں تبدیلی کر کے یہ مسئلہ حل کیا جا سکتا ہے

دہلی کی وزیر اعلیٰ مسز شیلا دکشت کا انٹرویو

[illegible]

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

[illegible] DD

۶ دسمبر ۱۹۹۲ء

صرف ایک تاریخ نہیں بلکہ ایک رِستا ہوا زخم بھی ہے

تحریر: سید سعید سہروردی

۶ دسمبر ۱۹۹۲ء صرف ایک تاریخ نہیں ہے۔ ایک زخم ہے، جو رِستا ہے، ٹیستا ہے۔ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ اس پر مرہم لگانے کے بجائے اس پر نمک پاشی کی جاتی ہے۔ ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء ایک حرف غلط ہے، ان کے لیے جو اس تاریخ کو اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ زیادہ تشویشناک بات یہ ہے کہ جیسے جیسے اتر پردیش اسمبلی کے انتخابات قریب آرہے ہیں، [illegible] کی کوشش کی جارہی ہے۔

کانگریس نے تینوں وزراء ایل کے اڈوانی، مرلی منوہر جوشی اور اوما بھارتی کے استعفیٰ کا مطالبہ پیش کرکے بھاجپا کو [illegible] کا موقع دیا ہے۔ بھاجپا پر کانگریس کا ایک اور احسان ہے۔

اٹل بہاری واجپئی نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنے ساتھی وزراء کو کلین چٹ کا سرٹیفکیٹ عطا کرنے کے ساتھ ساتھ یہ اعلان کردیا کہ ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کا مطالبہ قومی جذبات کا عکس تھا جو ابھی تک پورا نہیں ہوا ہے۔

جو لوگ بھاجپا کے کردار اور اس کے موقف سے واقف ہیں، وہ اس بات کو نظر انداز نہیں کرسکتے کہ اٹل بہاری واجپئی قومی جمہوری اتحاد کے لیڈر کی حیثیت سے وزیر اعظم ہیں [illegible]

اجمیر میں خواجہ معین الدین چشتی کے مزار پر چادر چڑھائی۔ وہاں انھوں نے اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ اجمیر میں مسلمانوں میں کوئی ڈاکٹر، انجینئر، سائنسداں، وکیل اور [illegible] نظر نہیں آتے۔ اس کے لیے انھوں نے مسلمانوں کے تعلیمی نظام کو قصوروار ٹھہرایا۔ اڈوانی جی نے مسلمانوں کو کالی کٹ کے مسلمانوں کی تقلید کرنے کا مشورہ دیا۔

اس سے ایک بات ظاہر ہے کہ مسلمانوں کے بارے میں اڈوانی جی کی معلومات ناقص ہیں۔ ان کو ہندوستان کے دو عظیم [illegible] ڈاکٹر ابوالکلام کا نام نہیں یاد آیا [illegible] مسلمان ہیں [illegible] ڈاکٹر خلیل اللہ [illegible] ڈاکٹر [illegible] ڈاکٹر محمود قاسم [illegible]

[illegible]

(باقی صفحہ پر)

صفحۂ روزگار

کمرشیل آرٹ میں شاندار مستقبل

کمرشیل آرٹ یا کمرشیل آرٹ کوئی نیا میدان نہیں ہے۔ [illegible]

[illegible]

مختلف ادارے

- دہلی کالج آف آرٹ [illegible]
- [illegible]
- جامعہ ملیہ اسلامیہ، جامعہ نگر، نئی دہلی
- [illegible]

[illegible]

ہندستان کی تقسیم

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے پلان کے مطابق

امام الہند حضرت مولانا آزاد کی کتاب "ہ...

اس عظیم المیے کے درمیان بھی مزاح کے پہلو ...
کار رہا ہے جو قوم پرست ہونے کا ڈھونگ رچاتے
ہیں اور ان کا خیال ہے کہ ہندستان کی کوئی مش...
کانگریس چلے جو بھی کہے، ہندوؤں اور مسلمانوں ...

عالم اسلام

مغلوں کی املاک کی ضبطی

عراق نے تیل برائے خوراک کو منظوری دی

عرب قیدیوں کے بدلے اسرائیلی قیدیوں کا سودا

روزے کے دوران کھانے کی سزا

بنگلہ دیش کو ۳۰ ہزار کا معاوضہ

عالمی خبریں

کلوننگ سے نمرود بنایا جا سکتا ہے

برلن (اے ایف پی) آرٹ شو میں جرمنی کے مجسمہ ساز نے کہا ہے کہ وہ اس کیلئے نمرود کلون کرنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ وہ بہت سے تجربات میں شرکت کیا کرے گا۔ اس کی ایک قسم میں بتایا گیا ہے کہ نمرود کیلئے وقت ہے۔ کوئی شخص اس کا کلون بنا سکتا ہے اور اس کو اپنا حاصل ہے۔ اس کا ہم شکل اس کے ساتھ ہوگا اور اس کی بیوی کے ساتھ رہتا ہے لیکن کوئی اسے پہچان نہیں سکتا۔

کتے نے گولی مار دی

میمفس کتے کا نشانہ ایک شکاری کی پشت تھی لیکن اگر کوئی کتا پستول کو گولی چلاتے ... ایک شخص کے ... ایک آدمی ... کتے کی مدد سے ایک ... وہ ... ہو سکتا ہے۔ ایک ... کیلئے ... کی گولی ...

۲۰۳ میٹر لمبے مبارک نامے کی شکل میں امن کا پیغام

نئی دہلی و شانگھائی میں ایک نوجوان لڑکی کی طرف سے ۲۰۳ میٹر لمبے مبارک نامے کی شکل میں امن کے پیغام ... ایک ... بنایا گیا ہے ... اس کی ... یہ کارنامہ ایک کھیل کے دوران ... کے بیچ میں ... ہو گا ... کیا گیا ہے۔

جنوبی کوریا کے صدر نوبل انعام سے سرفراز

اوسلو۔ جنوبی کوریا کے صدر کم ڈائے جنگ نے نوبل انعام لیتے ہوئے کہا کہ ... کی کوششیں جاری رکھیں گے ... جنوبی کوریا کی ... امن اور انسانی حقوق کیلئے وقف کرنے کا عہد کیا۔

ستر کم نے اپنی تقریر میں ... جنوبی کوریا کے ساتھ ... ۱۹۸۰ میں جب ... کو موت کی سزا ... سے کس طرح بچایا گیا ... کا جواب ہے۔

ویتنامی طلبا کیمیائی مادہ سے متاثر

جنوبی ویتنام کے ... کیمیائی مادے سے ... ۶۵ طلبا ... کے سبب ... طلبا ... کے ... متاثر ہو کر ... ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے ... کو ... ہیں۔

ایک خواب کا خاتمہ

...ری آزادی" کا ایک چونکا دینے والا باب

حاصہ کے ذریعہ جذب ہو کر رہ جائیں گے۔ کل اسباب کی بنا پر یہ سوچا جا سکتا ہے کہ اگر استصواب رائے میں آزاد پختونستان کو مسئلہ شامل کر لیا گیا ہوتا تو اگر سرحد والوں کی اکثریت نہیں، پھر بھی بہت بڑی تعداد نے اس کے حق میں ووٹ دیے ہوتے۔ انھیں پنجابیوں کے ذریعے نگل لیے جانے کا ڈر تھا اور صرف یہی ایک واقعہ انھیں پاکستان کے خلاف ووٹ دینے کے لیے بہانے جاتا۔

بہر نوع بات تو مسٹر جناح اور دی لارڈ ماؤنٹ بیٹن اس مطالبے کو تسلیم کرنے پر آمادہ تھے۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے یہ واضح کر دیا کہ سرحدی صوبہ ایک الگ اور آزاد ریاست قائم نہیں کر سکتا۔ لیکن اسے یا تو ہندوستان میں شامل ہونا چاہیے یا پاکستان میں۔ تب خان بھائیوں نے یہ اعلان کر دیا کہ ان کی پارٹی رائے شماری میں کوئی حصہ نہیں لے گی۔ اور پٹھانوں سے کہا کہ اس کا بائیکاٹ کریں۔ ان کی مخالفت سے، بہر حال، کچھ حاصل نہیں ہوا۔ استصواب رائے کیا گیا اور لوگوں کی اکثریت نے پاکستان کی حمایت میں ووٹ دیا۔ اگرچہ ...

تھا یہ اس قرارداد سے بھی ہم آہنگ تھا جسے قومی مسلم لیگ نے ۱۹۴۰ میں منظور کیا تھا۔ جس میں اس نے بھی کوئی تقسیم نہیں کی تھی۔ اسی لیے اس کا کوئی جواز نہیں تھا۔ جب مسٹر جناح نے یہ کہتے ہوئے خان بھائیوں پر الزام لگایا کہ وہ پاکستان سے قطع تعلق کرنا چاہتے ہیں۔ دراصل خان عبدالغفار خان نے کراچی میں اس سے کئی ملاقاتیں کی تھیں اور ایک منزل پر تو ایسا لگتا تھا کہ ایک سمجھوتہ ہو جائے گا۔ حالات کا مشاہدہ کرنے والے بہت لوگوں کا کہنا تھا کہ جناح، خان عبدالغفار خان کے خلوص سے متاثر ہوئے تھے اور چاہتے تھے کہ وہ ان کے رفقاء سے ملنا چاہتے تھے۔ مگر یہ ہو نہیں پایا۔ جلد ہی خان بھائیوں کے سیاسی دشمنوں نے جناح کے دماغ میں ان دونوں کے خلاف زہر بھر دیا۔ خاص عبدالقیوم خاں جنھوں نے سرحد میں وزارت بنائی تھی، فطری طور پر جناح اور خان بھائیوں کے مابین کسی بھی مصالحت کے خلاف تھے۔ اس لیے انھوں نے ایسا رویہ اختیار کیا کہ کوئی مفاہمت ممکن نہ رہی۔ واقعہ یہ ہے کہ ان کی حکومت نے شاطر اور ...

قرارداد پر غور کر رہی تھی۔ پنڈت گووند بلبھ پنت نے قرارداد پیش کی اور سردار پٹیل اور مولانا آزاد اس پر بولے۔ چھ گھنٹے کی بحث کے بعد تقسیم کو منظور کر لیا گیا۔

میرے لیے کانگریس کا اس نفرت انگیز طریقے سے ہتھیار ڈالنا ناقابل برداشت تھا۔ اپنی تقریر میں میں نے صاف کہا کہ ورکنگ کمیٹی جس فیصلے تک پہنچی ہے۔ ایک انتہائی بدبختانہ صورت حال کا نتیجہ تھا۔ ہندوستان کے لیے تقسیم ایک المیہ تھا اور اپنی ایک بات جو اس کی حمایت میں کہی جا سکتی تھی۔ یہ تھی کہ ہم نے بھونڈے طریقے سے گھٹ جانے کی ہر ممکن کوشش کی تھی، مگر ہم ناکام رہے تھے۔ اب کوئی اور راستہ نہیں تھا اور اگر ہم ابھی بھی اور آزادی چاہتے تھے تو ہمیں ہندوستان کی تقسیم کے مطالبے کے سامنے سر جھکانا تھا۔ ہمیں، بہر حال، یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ قوم ایک ہے اور اس کی ثقافتی زندگی ایک ہے اور ایک رہے گی۔ ہم سیاسی نتیجے پر ناکام رہے اور اس لیے ہم ملک کو تقسیم کر رہے تھے۔ ہمیں اپنی شکست تسلیم کر لینی چاہیے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے اس یقین کو قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ ہماری ثقافت کو بٹنے نہیں دیا جائے گا۔ اگر ایک ہم ایک مچھلی کو دو میں کاٹیں تو ہم اسے دو مچھلیاں نہیں بنا سکتے۔ اگر پانی تو بہتا ہی رہے گا۔

قرارداد پر غور کر رہی تھی ... لیکن یہ دونوں مچھلیاں ہی چاہیں تو ...

سردار پٹیل کی بڑی تقریر ابھی ہو گی۔ انھوں نے اپنی تقریر تمام تقریروں میں سے ہو جو کچھ تھا اس کی تردید میں صرف کر دی۔ انھوں نے یہ دلیل دی کہ تقسیم کے لیے قرارداد کسی کمزوری یا مجبوری کا نتیجہ نہیں تھی بلکہ ہندوستان کے موجودہ حالات میں یہی ایک صحیح حل تھا۔

اس عظیم دیش کے دو میدان بھی مزاج کے کچھ پہلو موجود تھے۔ کانگریس میں ایک گروپ ایسے لوگوں کا تھا جو قوم پرست ہونے کا ڈھونگ رچاتے ہیں مگر اپنے رویے میں واقعہ یہ ہے کہ یکسر فرقہ پرست ہیں۔ انھوں نے ہمیشہ یہ کہا کہ ہندوستان کی کوئی مشترکہ ثقافت نہیں ہے اور ان کا خیال ہے کہ کانگریس چاہے جو کرے، ہندوؤں اور مسلمانوں کی سماجی زندگی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے۔

آزاد ... کی میٹنگ میں سندھ کے ممبروں نے ... قرارداد کی مخالفت کی ... انھیں ...

جب پنڈت نہرو ... کا ... اس طرح کی ... تھا۔

فکر نہیں تھا کہ انھوں نے اب یہ کہہ کر بھی نہیں کہ تقسیم ہر حال میں ہی نہیں بھول سکتا تھا کہ وہ ان کے ساتھی تھے اور اس نظریے کی مخالفت کرتے رہے تھے۔ یہ بات عجیب تھی کہ اب آخری وقت میں وہ تمام ہندوستان کو آزاد بنانا کر رہے تھے۔ پہلے زمانے کے بعد ورکنگ کمیٹی کی قرارداد کے خلاف احساسات بہت شدید تھے۔ ... تو پنڈت پنت کی ترغیب اور دیگر کی طاقت ملا کر ... لوگوں کو یہ قرارداد منظور کرنے پر آمادہ کر سکے۔ وہ یہ کہ کس طرح پہنچے کہ جب کہ ایک ایک سی کی بنا ہو اس سب کی عمل کی طاقت ہو جاتے۔

کئی ایک نے بھی اس لیے یہ ضروری ہو گیا کہ گاندھی جی ... میں مداخلت کریں۔ انھوں نے ممبروں سے اپیل کی کہ ورکنگ کمیٹی کی حمایت کریں۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ وہ ہمیشہ سے تقسیم کے خلاف تھے اور کوئی شخص اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا۔ بہر حال، صورت حال ایسی ہے کہ ایک ایسی صورت حال پیدا ہو گئی تھی جب کوئی اور راستہ نہیں رہ گیا تھا۔ سیاسی حقیقت پسندی ماؤنٹ بیٹن کے پلان کو قبول کرنے کا مطالبہ کرتی ہے ... اپیل کرتے ہیں کہ پنڈت پنت کی پیش کی ہوئی قرارداد کو منظور کر لیں۔

جب قرارداد ووٹ کے لیے سامنے رکھی گئی تو انتیس ووٹ اس کی حمایت میں پڑے، ... پندرہ مخالفت میں ... گاندھی جی کی اپیل ... اس سے زیادہ ممبروں کو الگ کی تقسیم کے حق میں ووٹ دینے پر مائل نہ کر سکی۔

قرارداد ورکنگ منظور ہو گئی، مگر لوگوں کے ذہن کی حالت کیا تھی؟ سب کے دل تقسیم کے خیال سے ہی بوجھل تھے۔ کوئی بھی شخص مشکل ہی سے قرارداد کو اس حقیقت کے بغیر منظور کر سکتا تھا ... لوگ بھی ... تقسیم ... ان کے تمام احساسات بھی اس کے خلاف تھے ...

(باقی ۳۰ پر)

> ...موجود تھے۔ کانگریس میں ایک گروپ ایسے لوگوں ... مگر اپنے رویے میں واقعہ یہ ہے کہ یکسر فرقہ پرست ہیں ... مشترکہ ثقافت نہیں ہے اور ان کا خیال ہے کہ ... سماجی زندگی ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے ...

بھائیوں نے اس کا بائیکاٹ کر دیا ہو تا اور ان کے حامیوں نے ووٹ نہ ڈالا اور کام کیا ہوتا تو یقین سے کوئی نہیں کہہ سکتا کہ نتیجہ کیا ہوتا۔ بہر حال، استصواب رائے کا نتیجہ مسلم لیگ کے حق میں گیا اور ... خان کی حکومت نے استعفیٰ دے دیا ... تسلیم کر لیا۔

تقسیم کے واقعتاً عمل میں آنے کے بعد خان بھائیوں نے صورت حال کے تقاضوں سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے اپنے رویے میں ترمیم کر لی۔ انھوں نے یہ اعلان کیا کہ آزاد پختونستان کے ان کے مطالبے کا مطلب ایک الگ ریاست کا قیام نہیں تھا بلکہ پاکستان کی ایک اکائی کے طور پر سرحد کے لیے مکمل خود مختاری تسلیم کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے وضاحت کی کہ ان کا مطالبہ پاکستان کے لیے ایک ایسے آئین کا تھا جو اپنی مختلف اکائیوں کو مکمل صوبائی خود مختاری کی ضمانت دے اور اس طرح پختونوں کی سیاسی اور ثقافتی زندگی کو تحفظ کرے۔ اس طرح کے آئینی تحفظات کے بغیر، پنجابی پورے پاکستان پر غالب آ جائیں گے اور پٹھانوں اور دوسری اقلیتوں کو اپنے جائز حقوق سے بھی محروم کر دیں گے۔

اس کا اعتراف ضروری ہے کہ خان بھائیوں کا یہ مطالبہ جو بیشتر طور پر معقول ...

ذرہ بھی لحاظ اپنے طریقہ کار میں نہیں رکھا اور ہر طرح کے غیر جمہوری اور ناروا طریقے اختیار کر کے خدائی خدمت گاروں کو کچلنے کیا۔ جمہوریت کو پامال کیا گیا اور طاقت کی حکمرانی قائم ہو گئی۔ خان عبدالغفار خان، ڈاکٹر خان صاحب اور خدائی خدمت گاروں کے دوسرے تمام لیڈر بغیر کسی جائز الزام یا مقدمے کے جیل میں ڈال دیے گئے۔ ظفر یا چوہدری تک وہ جیل میں پڑے گئے رہے۔ خان عبدالقیوم خان کی پوری میں آئی کو وہاں ... مسلم لیگ کا ایک حلقہ تک ان سے بیزار ہو گیا اور یہ کہا کہ خان بھائیوں پر یا تو مقدمہ چلایا جائے یا پھر انھیں رہا کر دیا جائے۔ ایسی تمام کوششیں، بہر حال، ناکام رہیں ۔۔۔ قانون کے نام پر ایک غیر قانونی ... کا ارتکاب کیا جاتا رہا۔

جو اہر جون کو ہونے والی آل انڈیا کانگریس کمیٹی کی میٹنگ ... میں منعقد ہوئی۔ آل انڈیا ... کی بہت سی میٹنگوں میں شرکت کی ہے، مگر یہ اس کی عجیب ترین میٹنگوں میں سے ایک تھی جس میں میں نے کبھی شرکت کی تھی ... کانگریس جس نے ہمیشہ ہندوستان کے اتحاد اور آزادی کی جنگ لڑی تھی اب ملک کو تقسیم کرنے کی ایک ...

عیدالفطر
امّتِ مسلمہ کی ایک خصوصیت

مولانا محمد تقی امینیؒ کا
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں عید کا خطاب

[illegible]

میں عید کیسے مناؤں؟

اشعر رام نگری

[illegible]

عید کی مسرتیں

صابر حبیب الاعظمی

[illegible]

گجرات ہندو راشٹر کی پہلی تجربہ گاہ

گجرات ہندو راشٹر کی تشکیل کا تجربہ گاہ بن چکا ہے اور وہاں اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے خلاف بی جے پی، وشو ہندو پریشد، آر ایس ایس اور بجرنگ دل کے کارکن انتہائی شدت سے سرگرم عمل ہوکر مسلمانوں کو معاشی طور سے مکمل طور پر مفلوج کرنے کی مسلسل سازش کر رہے ہیں بلکہ اس کا پہلا کامیاب تجربہ ۳۰ اگست ۲۰۰۰ء کو ہوئے گجرات بند کے دوران کیا گیا جو کشمیر میں امرناتھ یاتریوں کے قتل عام کی مذمت میں تھا اس بند میں ۶۳ دکانوں، کارخانوں اور فیکٹریوں کو جلا دیا گیا جس میں ۵۱ مسلمانوں کے تھے۔ ایک تحقیقی رپورٹ پیپلز یونین فار ہیومن رائٹس نے پیش کی ہے۔ اس کی تفصیل ممبئی ہائی کورٹ کے سابق جج جسٹس سریش ہوسبیٹ نے مراٹھی پترکار سنگھ میں منعقدہ پریس کانفرنس میں پیش کی۔ انھوں نے بتایا کہ امرناتھ یاتریوں کے قتل عام کی ملک گیر سطح پر سب نے مذمت کی۔ لیکن ۳۰ اگست ۲۰۰۰ء کو گجرات میں وشو ہندو پریشد نے گجرات بند کا اعلان کیا، اس کے علاوہ آر ایس ایس اور بجرنگ دل کے ساتھ ساتھ گجرات کیمیکل مینوفیکچرنگ ایسوسی ایشن، سورت ٹیکسٹائل فیڈریشن مینوفیکچرنگ ایسوسی ایشن، سورت ٹیکسٹائل فیڈریشن اور ڈائمنڈ مرچنٹ نے بھی بند کی حمایت کی جسٹس سریش نے کہا کہ یہ ایسے کی انتہا ہے کہ دیگر اقلیتی جماعت نے بھی بند کی حمایت کی ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ بند کے دوران احمد آباد، سورت، سابر کانٹھا، پالن پور اور راجکوٹ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کو نشانہ بنایا گیا۔ مسلمانوں کے پاور لوم کارخانے نذر آتش کئے گئے اور تقریباً ایک کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ اسی طرح ۶۳ دکانوں کو نقصان پہنچایا گیا اس میں ۵۱ مسلمانوں کی اور بارہ ہندوؤں کی تھیں اس کا مجموعی نقصان تقریباً ڈیڑھ کروڑ کا ہے۔ جسٹس سریش نے کہا کہ ممبئی میں شیو سینا جیسا بند کرکے ہندی ساخت میں ہندو علاقوں میں امن اور مسلم علاقوں میں جشن کے عنوان سے جو خبر شائع کی گئی اس سے بھی تناؤ پیدا ہوا۔ انھوں نے مزید بتایا کہ ۳۰ اگست کو مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان بھی نفرت کا زہر گھولنے کی کوشش کی گئی۔ جسٹس سریش نے بتایا کہ احمد آباد کے ساری پور علاقے میں واقع [illegible] کو جلا دیا گیا۔ [illegible] ایک مسلمان کی دکان تھی، اسی طرح سورت میں [illegible] کے ذریعہ [illegible] سے مسلم [illegible] پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ انھوں نے مزید بتایا کہ بند کے دوران ۸۰ گرفتاریاں ہوئی تھیں [illegible] ایک کیس بھی ایف آئی آر میں درج کی گئی۔ جس میں وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے [illegible] کے نام ہیں۔ لیکن کسی کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ جسٹس سریش نے بتایا کہ بابری مسجد کی شہادت کے بعد [illegible] فرقہ وارانہ فسادات کے دوران [illegible] لیڈر [illegible] کے ساتھ [illegible]

گیا مگر اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی تھی ٹھیک اسی طرح ۳۰ اگست ۲۰۰۰ء کو بند کے دوران سورت میں بی جے پی کے دو کارپوریٹر اپنی کاروں میں [illegible] کے ساتھ پکڑے گئے۔ جس کا اعتراف سورت کے پولیس کمشنر نے کیا ہے انھوں نے کہا ہے، وشو ہندو پریشد کا یہ الزام کہ [illegible] مسلمانوں یا عیسائیوں [illegible] کی سازش [illegible] پروپیگنڈہ کر رہی ہے [illegible] دنیا کے [illegible] ممالک بالخصوص امریکہ سے اس ملک کے ہندوؤں کے لیے [illegible] روپیہ آتا ہے اتنا کسی کے پاس نہیں آتا۔ انھوں نے کہا کہ مسلمانوں نے اس ملک میں ۸۰۰ سال تک حکومت کی چاہتے تو سب کو مسلمان کر لیتے۔ عیسائیوں نے ڈیڑھ سو سال تک حکومت کی چاہتے تو سب کو کرسچن کر لیتے مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا مگر اب آر ایس ایس، وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل اس طرح کے پروپیگنڈے کرکے ہندوؤں کو [illegible] اور [illegible] طور سے فسادات کرانے کی سازش کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ۳۰ اگست ۲۰۰۰ء کو گجرات بند کے دوران وشو ہندو پریشد، آر ایس ایس، بجرنگ دل اور بی جے پی کے رضا کاروں نے جو کچھ کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اس ملک کو ہندوتو کی آگ میں جھونک کر ہندو راشٹر کے قیام کا خاکہ بنا چکے ہیں اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو سماجی اور اقتصادی سطح پر مفلوج کرکے اپنا تابع بنانے کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں۔ پیپلز یونین فار ہیومن رائٹس نے اپنی رپورٹ میں سفارشات کی ہیں کہ گجرات بند کے دوران جو بھی تشدد کے واقعات اور بربریت کے مظاہرے ہوئے اس کی آزاد عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔ ۱۹۹۸ء سے ۲۰۰۰ء کے دوران گجرات میں جتنے بھی فسادات ہوئے ان سب میں مسلم کشی کی جھلک پائی جاتی ہے اور اقلیت مخالف رنگ نظر آتا ہے اس کی آزادانہ تحقیقات کرائی جائے۔ [illegible] وشو ہندو پریشد اور بجرنگ دل کے رضا کاروں کے ذریعہ کئے گئے نقصانات کی مکمل بھرپائی کی جائے اور متاثرین کو معاوضہ دیا جائے قصوروار سیاست دانوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرتے ہوئے ان کے خلاف مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کا مقدمہ چلایا جائے۔ نیز اشتعال انگیز مضامین اور تحریریں شائع کرنے والے اخبارات کے خلاف بھی کارروائی کی جائے جو دو قوموں کے درمیان نفرت پھیلانے میں پیش پیش ہیں۔ جسٹس سریش نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر اسی طرح کی سرگرمیاں ہوتی رہیں تو اس ملک کا جمہوری نظام ختم ہوکر ایک نظریے کا غلام بن جائے گا۔

اڑیسہ جہاں زہریلی پتیاں کھاکر لوگ زندگی گذار رہے ہیں

اگرچہ اڑیسہ میں بھکمری کا مسئلہ کوئی نیا نہیں ہے لیکن سوء تغذیہ کی [illegible] کے لاتعداد واقعات کی سرخیوں میں آنے والے علاقے شہرت بدل جاتے ہیں۔ [illegible] کالاہانڈی کا ذکر ہوتا ہے تو [illegible] کرنے لگتا ہے۔ تاہم یہ تلخ حقیقت ہے کہ اس ریاست کے کئی اضلاع میں سے [illegible] خشک سالی کا شکار رہتے ہیں۔ حالات یہاں تک پہنچ گئے ہیں کہ لوگ بھوک مٹانے کے لیے پتیوں کی زہریلی جڑیں کھاکر اپنی زندگی بچانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

اس طرح وہاں بھوک موت سے بھی زیادہ دردناک ہو چکی ہے۔ [illegible] بلاک کے لوگوں نے اپنے گھروں میں زہریلے درختوں کی زہریلی جڑیں [illegible] بھوک کے عفریت سے مقابلہ کرنے کا انتظام کیا ہے۔ ان کو بھی طرح معلوم ہے کہ یہ زہریلی جڑیں ان کے پیٹ کے اندر [illegible] کریں گی اور کچھ دن کے بعد ہی موت کا سایہ ان پر منڈلانے لگے گا لیکن جب تک سانس تب تک آس کے مصداق اڑیسہ کے یہ دیہاتی عوام اپنی بھوک مٹانے کے لیے سب کچھ کھالینے پر آمادہ ہیں۔ اڑیسہ کے بھوک کے [illegible] یہ لوگ سبز انقلاب [illegible] ہے۔ یہ بات بھی [illegible] نہیں ہے کہ [illegible] سے زیادہ پیداوار ہونے کی وجہ سے سرکاری گوداموں میں گیہوں اور چاول رکھنے کی جگہ نہیں ہے اور سرکار گوداموں کے اناج [illegible] پر مجبور ہو رہی ہے لیکن اڑیسہ کے [illegible] والے [illegible] اناج کی پیداوار کے [illegible] ہونے کا احساس کر رہے ہیں۔

ملک کے [illegible] کو سوچنا چاہیے کہ تاریخ کے حوالے [illegible]

اجیت جوگی
چھتیس گڑھ میں مقبولیت حاصل کرنے کے لئے بے تاب

اجیت جوگی جنھیں اپنی لیڈر مسز سونیا گاندھی کی طرح ہی [illegible] باہری ہونے کا الزام جھیلنا پڑتا ہے ایسے ایسے عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں جن پر [illegible] کوئی بھی نہیں تھا۔ چھتیس گڑھ کا وزیر اعلیٰ بننا ہو یا ۱۹۹۹ء میں شہڈول سیٹ سے لوک سبھا کا انتخاب لڑنا دونوں ہی مرتبہ مقامی لیڈروں نے ان کی زبردست مخالفت کی ہے۔ شہڈول میں تو وہ ہار گئے تھے لیکن اس مرتبہ وہ رائے پور میں وزیر اعلیٰ بننے کے بعد خود کو چھتیس گڑھی ثابت کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں خواہ اس کے لیے ان کو اپنی ذات کی تبدیلی کرنی ہو یا اس کا ثبوت [illegible] کر دکھا چکے ہیں۔

رائے پور میں وہ اسی بنگلہ میں واپس آئے ہیں جہاں وہ کلکٹر کی حیثیت سے رہتے تھے اور جہاں ۱۹۸۰ء کی دہائی کے آخر میں ان کی بیٹی پیدا ہوئی تھی لیکن اس مرتبہ جوگی چھتیس گڑھ کی [illegible] اعلیٰ کی حیثیت سے آئے ہیں جبکہ [illegible] ان کی پارٹی ہی [illegible] [illegible]

[illegible] کی [illegible] ابھی [illegible] ہوگی ہے لیکن [illegible] انقلاب آگیا ہے کہ سارے رسمی انتظامات پورے کرلیے گئے ہیں۔

ناقدین کی رائے میں جوگی خود کو چھتیس گڑھی ثابت کرنے کیلئے بے چین ہیں۔ رائے پور سے بی جے پی ایم ایل اے برج موہن اگروال کہتے ہیں کہ [illegible] چھتیس گڑھ میں پیدا ہونے کے [illegible] نہیں رہے۔ باہر کے لوگوں کو لیڈر بنانا کانگریس کا طریقہ ہے اور یہاں پارٹی کے لیڈروں نے اس کو خاموشی کے ساتھ قبول کرلیا ہے۔ حزب اختلاف کے [illegible] جوگی کے [illegible] معاملہ [illegible] خاموش ہیں۔ بی جے پی کے ایک بڑے لیڈر کا کہنا ہے کہ ابھی اس موضوع کو اٹھانے کا وقت نہیں آیا ہے۔ جوگی کے [illegible] انکشافات کرنے کے وقت اہم موضوع بن سکتا ہے۔

[illegible]

(باقی صفحہ [illegible] پر)

ہندوستان کے سیکولر عوام فرقہ پرست باجپئی حکومت کو اکھاڑ پھینکیں

صفحہ اول کا بقیہ مضمون

[illegible]

اب اس بات میں کوئی شبہ نہیں رہ [illegible]

محمد عتیق صدیقی کو صدمہ

[illegible]

مولانا شمیم احمد عثمانی کا سانحۂ ارتحال، امیر الہند مدظلہ کا اظہار تعزیت

[illegible]

قدم ملا کے چلو

رہِ وفا میں سہارے نہ رہنما کے چلو ۔ خود اپنے عزم و یقیں کے دئیے جلا کے چلو

[illegible] ہزار آندھیاں چلیں لیکن ۔ رہِ حیات میں ہر وقت مسکرا کے چلو

سرورِ عشق میں گم ہو کے رہ گئی دنیا ۔ دئیے جنونِ محبت کے جگمگا کے چلو

کہیں بچھڑ کے نہ رہ جاؤ قافلے والو ۔ یہ وقت کا ہے تقاضا قدم بڑھا کے چلو

[illegible] ابھی منزل ۔ عمل کو اپنا [illegible] بنا کے چلو

مٹا دو بڑھ کے طلسمِ فریبِ باطل کو ۔ چراغ صدق کی ہر گام پر جلا کے چلو

[illegible] ۔ رباب شوق پہ نغمے وفا کے گا کے چلو

ہلا سکیں نہ زمانے کے حادثے تم کو ۔ اک ایک گام پہ ایسے قدم جما کے چلو

پہنچ سکو گے نہ منزل پہ بے یقینی سے ۔ دلوں کو مرکزِ علم و یقیں بنا کے چلو

روش روش پہ بچھے ہیں کانٹے چمن میں اے حافظ

خدا کے واسطے دامن ذرا بچا کے چلو!

قاری محمد نعمان، حافظ سہارنپوری

بقیہ: ایک خواب کا خاتمہ

ص ۵ سے

[illegible]

بقیہ: فائر بندی

ص ۱۲ سے

[illegible]

بقیہ: نواز شریف

[illegible]

بقیہ: ماسٹر پلان

[illegible]

بقیہ: اجیت جوگی

[illegible]

بقیہ: رستا ہوا زخم بھی ہے

[illegible]

> نورانی چہروں کے درمیان افطار پارٹیوں میں اٹل جی کے سر پر نمازیوں والی ٹوپی کی نمائش اخباروں کے ذریعے کرکے مسلمانوں کو اس خوش فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ مسلمانوں کے خیر خواہ ہیں۔ یہ افطاری سیاست مسلمانوں کو بھاجپا کے ارادوں کے بارے میں گمراہ نہیں کر سکتی۔

[illegible]

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 25/26 December 2000
29 DEC 2000-4 JAN 2001
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11053/2000

فائر بندی

وادی کشمیر میں امن کے لئے ایک مثبت قدم

سابق خارجہ سکریٹری جے این دکشت کی خصوصی تحریر

[illegible]

(باقی صفحہ پر)

خریدار حضرات توجہ دیں

جن خریداروں کی خریداری ختم ہو رہی ہے ... بالکل ... ۳۱ جنوری سنہ ۲۰۰۱ء

... منیجر

الجمعیۃ

ایڈیٹر: مولانا اسعد مدنی
مدیر: ...
ملکیت: جمعیۃ ٹرسٹ سوسائٹی
مقام اشاعت: ... دہلی
۱ بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی ۲
مطبوعہ: A.B.C. آفسیٹ